

(قسط: ۱)

پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہاشمی

خلافت و ملوکیت

خلافت کا لغوی مفہوم

لفظ خلافت مصدر کا صیغہ ہے۔ اس کا مادہ خَلَفَ ہے۔ اس کا معنی جانشین ہونا۔ اور ایک کی جگہ دوسرے کا آنا ہے۔ علماء لغت کے نزدیک خلف آگے اور سامنے کی ضد ہے یعنی پیچھے یا پیٹھ کی جانب ”الْخَلْفُ ضِدُّ الْقَدَامِ“ قرآن مجید میں یہ لفظ متعدد مقامات پر اسی مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ یَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ”پیچھے ہونا“ زمان اور مکان کے اعتبار سے بھی ہو سکتا ہے۔ (بعد میں آنا یا پیٹھ کے پیچھے ہونا) اور باعتبار مرتبہ اور رتبہ کے بھی ہو سکتا ہے۔ نائب وقت یا مرتبے کے اعتبار سے پیچھے ہوتا ہے۔ اس لئے خلافت کے معنی ہی نیابت اور قائم مقامی کے ہیں۔

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں: وخلف فلان فلاناً قام بالامر عنه اما معه و اما بعده..... ولخلافة النيابة عن الغير اما الغيبة المنوب عنه و اما لموته و اما لبعجزه و اما لتشریف المستخلف و على هذا الوجه الاخير استخلف الله اولياءه في الارض .

”فلاں شخص فلاں کا خلیفہ بن گیا ہے یعنی اس کی طرف سے کام کرنے کا ذمہ دار ہو گیا ہے خواہ اس کے ساتھ یا اس کے بعد اور خلافت کسی دوسرے کی نیابت کرنا ہے۔ منوب عنہ (جس کا نائب ہو) کے غائب ہونے کی وجہ سے یا اس کی موت کی وجہ سے یا اس کے کمزور اور عاجز ہونے کی وجہ سے یا جسے خلیفہ (نائب) بنایا گیا ہے۔ اسے بزرگی اور شرافت عطا کرنے کی وجہ سے۔ اور اسی آخری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔“ (مفردات القرآن تحت مادہ خلف)

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں: والخلافة الامارة وهي الخليفة وانه لخليفة بين الخلافة والخليفة في حديث عمر لولا الخليفة لا ذنت وقال غيره الخليفة السلطان الاعظم.....

”خلافت کے معنی امارت کے ہیں اور خلیفہ کے بھی یہی معنی ہیں کیونکہ اس کی امارت و حکومت ایک واضح حقیقت ہے اور خلیفہ کا لفظ حدیث عمرؓ میں آیا ہے کہ اگر میں خلیفہ نہ ہوتا۔ (یعنی مجھ پر خلافت و امارت کی ذمہ داریاں نہ ہوتیں) تو میں خود اذان دیتا۔ اس کے علاوہ دوسروں نے کہا ہے کہ خلیفہ بڑے حکمران کو کہا جاتا ہے۔“ (لسان العرب ج ۹ ص ۸۳)

اس لغوی تحقیق سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ خلافت صرف جانشینی اور نیابت کو نہیں کہا جاتا۔ بلکہ نیابتی حکومت کو بھی خلافت کہا جاتا ہے۔ اسی طرح خلیفہ صرف نائب اور جانشین کو نہیں کہا جاتا۔ بلکہ نیابتی حکومت کے سربراہ کو بھی خلیفہ کہا جاتا ہے۔

خلافت کی اصطلاحی تعریف:

امام ابوالحسن ماوردی لکھتے ہیں: الامامة موضوعة لخلافة النبوة في حراسة الدين وسياسة الدنيا .
”امامت (اسلامی حکومت) نبی ﷺ کی نیابت، دین اسلام کی حفاظت اور امور دنیا کا نظم و نسق چلانے کے لئے قائم کی جاتی ہے۔“ (الاحکام السلطانیہ طبع مصر ص ۵)

امام ابن عابدین شامی لکھتے ہیں کہ: ریاسة عامة في الدين والدنيا خلافة عن النبي ﷺ
”وہ عمومی ریاست جو نبی اور نبوی امور میں نبی ﷺ کی بطور نیابت کام کرتی ہو۔“ (مجموعہ شامی باب الامامة)
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں: ”خلافت وہ ریاست عامہ ہے جو اقامت دین کی جانب متوجہ رہتی ہو۔“
(ازالہ الخفاء)

مذکورہ تعریفات سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ خلافت وہ عمومی ریاست ہے۔ جو حضور نبی کریم ﷺ کی نیابت میں اقامت دین کے فرائض سرانجام دیتی ہو۔

مولانا محمد ادریس کاندھلوی لکھتے ہیں: ”اصطلاح شریعت میں ”خلافت“ اس اسلامی سلطنت اور بادشاہت کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعے بطریق نیابت آنحضرت ﷺ کی شریعت نبویہ کو قائم اور مستحکم کیا جائے۔ اور جو شخص نائب نبی ﷺ ہونے کی حیثیت سے دین کے قائم رکھنے کا انتظام کرے وہ خلیفہ ہے۔ اور نائب ہونے کی حیثیت کی قید اور شرط اس لئے لگائی۔ تاکہ لفظ خلیفہ کے مفہوم سے انبیاء خارج نہ ہو جائیں۔ اس لئے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات حق تعالیٰ کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام اللہ کے نائب ہونے کی حیثیت سے دین کو قائم کرتے ہیں۔“ (خلافت راشدہ ص ۶)
قرآن کریم، احادیث اور عام محاورات و استعمالات عرب میں خلیفہ و خلفاء امام و ائمہ، ملک و ملوک، سلطان و سلاطین، امیر و امراء استخلاف فی الارض وراثت الارض اور تمکین فی الارض..... یہ سب الفاظ اپنے مصداق میں مترادف اور ہم معنی ہیں۔ جو کسی قوم کے اور ملک کے بڑوں، سرداروں اور سربراہوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی لفظ مومن، مسلم، عادل و صالح کے لئے معین نہیں اور نہ ہی کوئی لفظ کافر و فاسق اور ظالم وغیرہ کے لئے خاص ہے۔

خلیفہ:

یہ لفظ قرآن مجید کی سورہ بقرہ آیت ۱۳۰ اور سورہ ص آیت ۲۶ میں آیا ہے

۱-وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً۔

”اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو کہ میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک نائب۔“ (پ ۱۔ البقرہ آیت ۳۰)

۲-يَاٰۤاٰدٰوُذْ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيفَةً فِي الْاَرْضِ ”اے داؤد ہم نے بنایا تجھ کو نائب زمین میں۔“ (پ ۲۳، ص ۲۶ آیت ۲۶)

اسی طرح لفظ خلیفہ کی جمع خلفاء اور خلائف بھی متعدد مرتبہ استعمال ہوئی ہے۔

خلفاء:

وَ اذْكُرُوا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ. ”اور یاد کرو جبکہ تم کو سردار کر دیا پیچھے قوم نوح کے۔“

(پ ۸- اعراف آیت ۶۹)

وَ اذْكُرُوا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ. ”اور یاد کرو جبکہ تم کو سردار کر دیا عاد کے پیچھے۔“

(پ ۸- اعراف، آیت ۷۴)

خلائف:

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ. ”اور اسی نے تم کو نائب کیا ہے زمین میں۔“ (پ ۸- انعام، آیت ۱۶۵)

وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ..... ”اور بنا دیا ہم نے انہیں نائب۔“ (پ ۱۱- یونس، آیت ۷۳)

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ”(اللہ) وہی ہے جس نے کیا تم کو قائم مقام زمین میں۔“ (پ ۲۲- فاطر، آیت ۳۹)
”استخلاف فی الارض“ بھی دو مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱- وَيَسْتَخْلِفُكُمْ فِي الْأَرْضِ. ”اور خلیفہ کر دے تم کو زمین میں۔“ (پ ۹- اعراف، آیت ۱۲۹)

۲- لِيَسْتَخْلِفَنَكُمْ فِي الْأَرْضِ. ”وہ ضرور انہیں زمین میں خلافت عطا کرے گا۔“ (پ ۱۸- نور، آیت ۵۵)

مُلْكٌ، مُلْكٌ اور سلطان:

وَقَتْلَ دَاوُدَ دُجَالُوتَ وَآتَهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ

”اور مار ڈالا دَاوُدَ دُجَالُوتَ کو اور دی دَاوُدَ کو اللہ نے سلطنت اور حکمت۔“ (پ ۲- سورہ البقرہ آیت نمبر ۲۵۱)

إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا. ”بیشک اللہ نے مقرر کر دیا تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ۔“ (پ ۲- البقرہ، آیت ۲۴۷)

وَ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا..... ”اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یاد

کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر اور جب پیدا کئے تم میں نبی اور کر دیا تم کو بادشاہ۔“ (پ ۶- المائدہ، آیت ۲۰)

وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطٰنًا نَصِيْرًا. اور عطا کر دے مجھے اپنے پاس سے حکومت کی مدد۔

(پ ۱۵- بنی اسرائیل، آیت ۸۰)

إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا. ”میں تجھ کو کروں گا سب لوگوں کا پیشوا۔“ (پ ۱- البقرہ، آیت ۱۲۴)

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا. ”اور کر، ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا۔“ (پ ۱۹- الفرقان، آیت ۷۴)

وَجَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ. ”اور کیا ہم نے ان کو پیشوا کہلاتے ہیں دوزخ کی طرف۔“ (پ ۲۰- القصص، آیت ۴۱)

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أُمَمَةً يَهْدُ وَنَ بِأَمْرِ نَا . ”اور کئے ہم نے ان میں سے پیشوا جو راہ چلاتے تھے ہمارے حکم سے۔“
(پ ۲۱، السجده، آیت ۲۴)

فَقَاتِلُوا أُمَمَةَ الْكُفْرِ . ”تو لڑو کفر کے سرداروں سے۔“ (پ ۱۰، توبہ، آیت ۱۲)

احادیث طیبہ میں بھی یہ الفاظ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

انما ملک الملوك وملك لملوك . میں بادشاہوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲۳)
حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو بحری جہاد کی وجہ سے جنت کی خوشخبری سنائی اور ان کے حق میں فرمایا کہ وہ ”الملك علی الاسرة“ ایسے ہیں جیسے بادشاہ اپنے شاہی تختوں پر بیٹھے ہوں۔ (صحیح بخاری کتاب الجہاد)
السُّلْطَانُ ظَلَّ اللّٰهُ فِي الْاَرْضِ يَأْوِي اِلَيْهِ كُل مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ . سلطان (مسلمان بادشاہ) زمین میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سایہ ہے جس کے پاس اللہ کے بندوں میں سے ہر ایک مظلوم داد رسی اور انصاف کے لئے رجوع کرتا ہے۔
(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۶۸)

السُّلْطَانُ ظَلَّ اللّٰهُ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ اَكْرَمَهُ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اِهَانَهُ اِهَانَهُ اللّٰهُ (کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد ج ۲ ص ۱۳۱)
سلطان زمین میں اللہ کا سایہ ہے جس نے اس کی عزت کی اللہ اس کی عزت کرے گا اور جس نے اس کی توہین کی اللہ اس کو ذلیل کرے گا۔
اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَاَذْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَابْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ وَابْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ ”آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور اس کے زیادہ قریب امام عادل ہوگا اور سب سے زیادہ مبغوض اور سب سے دور ظالم امام ہوگا۔“ (ترمذی۔ ابواب الاحکام)
محولہ بالا آیات و احادیث سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ امام، ائمہ، امیر، امراء، خلیفہ، خلفاء، ملک، ملوک، سلطان اور سلاطین کے الفاظ باہم مترادف ہیں اور ملک، ملوک اور سلطان کے الفاظ کے استعمال سے کہیں بھی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس سے مراد صرف ظالم، جابر اور فاسق ہی ہیں۔

تاریخ اسلام میں خلافت اس ادارہ کو کہتے ہیں جو امت مسلمہ کے مرکز کی حیثیت رکھتا ہو۔ اور خلیفہ اس ادارے کے سربراہ کو کہتے ہیں جو سرداری اور سربراہی میں آپ ﷺ کا جانشین ہوتا ہے۔ چونکہ حضور نبی کریم ﷺ خاتم النبیین تھے اور وحی رسالت کا سلسلہ آپ ﷺ پر منقطع ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ ﷺ کی رحلت کے بعد ایک انتظامی سربراہ (خلیفہ) کی ضرورت تھی جو شیرازہ امت کو بکھرنے سے بچائے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے اوامر و نواہی کو نافذ کرے۔ غلبہ دین اور اقامت دین کا فریضہ سرانجام دے۔ اس کام کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بالاتفاق سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آنحضرت نبی کریم ﷺ کا جانشین یعنی خلیفہ منتخب کر لیا۔ اور انہیں خلیفۃ الرسول ﷺ کہنے لگے۔

اس طرح خلافتِ اسلامیہ کا ادارہ وجود میں آ گیا۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو لوگوں نے انہیں بھی خلیفۃ الرسول ﷺ کہنا شروع کر دیا۔ ایک دن سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کا خلیفہ نہیں۔ بلکہ صدیق رضی اللہ عنہ کا خلیفہ ہوں۔ اس لئے صحیح بات یہ ہے کہ آپ سب مؤمنین ہیں اور میں آپ کا امیر۔ اس طرح وہ امیر المؤمنین کہلائے۔ اور یہ لقب اتنا پسند کیا گیا کہ ان کے بعد سارے ہی خلفاء اسی لقب سے ملقب ہوئے بلکہ یہ لفظ شخصی لقب کی بجائے منصبِ خلافت پر متمکن ہونے والے کا عہدہ بتانے کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ مسئلہ خلافتِ اسلامی نقطہ نظر سے بہت ہی اہم ہے۔ کتاب و سنت سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافتِ اسلامیہ کا قیام واجب ہے۔ چنانچہ امام ابو الحسن الماوردی لکھتے ہیں کہ: ”وَعَقْدُ الْإِمَامَةِ لِمَنْ يَقُومُ بِهَا فِي الْأُمَّةِ وَاجِبٌ بِالْإِجمَاعِ“ خلافت کی سربراہی کے لئے اس شخص کا تقرر جو یہ فرض انجام دے سکتا ہو بالا جماع واجب ہے۔“ (الاحکام السلطانیہ ص ۵)

علامہ ابن حزم لکھتے ہیں: ”وَلَا يَجُوزُ التَّرَدُّدُ بَعْدَ مَوْتِ الْإِمَامِ فِي اخْتِيَارِ الْإِمَامِ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ“ ”خلیفہ کی موت کے بعد دوسرے خلیفہ کے انتخاب میں تین دن سے زیادہ تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔“ (المحلّ ج ۱ ص ۴۵)

علامہ ابوشکور سالمی لکھتے ہیں: ”أَنَّ الْخِلَافَةَ ثَابِتَةٌ وَالْإِمَارَةُ قَائِمَةٌ مَشْرُوعَةٌ وَاجِبَةٌ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَرْوْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ إِمَامًا بِدَلِيلِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْإِجمَاعِ“ ”بے شک خلافت و امارت مشروع اور ثابت ہے اور لوگوں پر واجب ہے۔ کہ وہ اپنے اوپر ایک خلیفہ و امام کو (خلافت کرتا ہو) دیکھیں۔ اس کی دلیل قرآن، حدیث اور اجماع اُمت ہے۔“ (التمہید فی بیان التوحید ص ۱۷۲)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں: ”إِنَّ وِلَايَةَ أَمْرِ النَّاسِ مِنْ أَعْظَمِ وَاجِبَاتِ الدِّينِ بَلْ لَا قِيَامَ لِلدِّينِ إِلَّا بِهَا“ ”خلافتِ اسلامیہ کا قیام دین کے سب سے بڑے واجبات میں سے ہے بلکہ اس کے بغیر دین قائم ہی نہیں ہو سکتا۔“ (السیاسة الشرعية ص ۱۴۱ طبع مصر)

بہر حال خلافتِ اسلامیہ کا یہ انتہائی اہم ادارہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت ربیع الاول ۱۱ھ سے شروع ہو کر عبد المجید ثانی ترکی ۱۳۴۲ھ اور ۱۹۲۴ء تک تقریباً ۱۳۳۱ سال قائم رہا۔ جسے ترکی قائد اتا ترک مصطفیٰ کمال پاشا نے ختم کر دیا۔ یہ بات صحیح ہے کہ اس ادارہ کو ہر زمانہ میں یکساں مقام و مرتبہ حاصل نہیں رہا۔ اسے قوت و ضعف کے دور سے بھی گزرنا پڑا اسے صالح اور غیر صالح افراد سے بھی واسطہ پڑا لیکن اس کے باوجود یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس ادارہ کو ہر دور میں ملتِ اسلامیہ کے مرکز اور اتحادِ اسلامی کے لئے نشان کی حیثیت حاصل رہی۔

(جاری ہے)